حصہ (دوئم)

Q. No. 2 a. (i) (i) سوال نمبر 2 (الف)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جیسے بے وقوف لوگ ایمان لائے۔ یاد رکھو کہ یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن وہ نہیں جانتے۔"

Q. No. 2 a. (ii) "اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو بے شک ہم ہی ہیں جو انہیں اور تمھیں رزق دیتے ہیں بے شک ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔" (ii)(الف) سوال نمبر 2

Q. No. 2 b. (i) **مفہوم:** اس آیت میں مساوات کا درس دیا گیا ہے۔ ایک انسان کو مرد اور عورت سے پیدا کیا گیا۔ اور پھر خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس تقسیم کا مقصد انسان کی شناخت ہے۔ اور فضیلت اور برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ تقویٰ کا مطلب اللہ کا ڈر ہے۔ بے شک اللہ علم رکھنے اور جاننے والا ہے۔ (i) سوال نمبر 2 (ب)

حصہ (دوئم)

Q. No. 2 b.(ii) سوال نمبر 2 (ب) (ii)

مفہوم: اس آیت میں قتل عمد یعنی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے کی سزا بیان ہوئی ہے۔ جو شخص بھی کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور وہ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ قتل کرنے والے پر غضب ہوتا ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے۔ اور قاتل شخص کے لیے آخرت میں بہت بڑا عذاب تیار ہے۔

Q. No. 2 c.(i) سوال نمبر 2 (ج) (i)

فعل ماضی: فعل ماضی سے مراد وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے وقت میں پایا جائے۔ **مثلاً** سَمِعَ (اس نے سنا) اَکَلَ (اس نے کھایا)۔

Q. No. 2 c.(ii)

Q. No. 2 c. (ii) سوال نمبر 2 (ج) (ii)

توحید: اسلامی عبادات میں ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام صرف ایک خدا کا قائل ہے۔

میانہ روی: اسلام اپنے ماننے والوں کو ہر معاملے میں میانہ روی کی تلقین کرتا ہے۔

Q. No. 2 c. (iii) ہمسائے کے حقوق: حضورؐ کا ارشادِ گرامی ہے۔ (iii) (ج) سوال نمبر 2

"وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے سیر ہو کر رات گزاری اور اُس کا ہمسایہ بھوکا رہا۔"

حصہ (دوم)

Q. No. 2 c. (iv) سوال نمبر 2 (ج) (iv) **زراعت و صنعت:** کھیتی باڑی بھی حلال روزی کمانے کا ایک جائز ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔

تجارت: تجارت بھی حلال روزی کمانے کا اچھا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ روزی کے "سو حصوں" میں سے "99 حصے" تجارت میں رکھے گئے ہیں۔

Q. No. 2 c. (v) سوال نمبر 2 (ج) (v)

انسان کا مقصد تخلیق: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"ولقد خلقن الانس والاجن الا لعبدون"

"اور ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔" (الذریت)

حصہ (دوئم)

Q. No. 2 d. سوال نمبر 2 (د)

ترجمہ: "جس شخص نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا اللہ اس کیلئے فقر و احتیاج کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

تشریح: کسی سے سوال کرنا بہت بری بات ہے اور یہ عزت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اپنی ضروریات کو خود پورا کرنا ایسا جذبہ جو آدمی کو محنت پر ابھارتا ہے۔ اگر کسی نے ایک مرتبہ حالات سے تنگ آکر اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول دیا تو اسکی حیاء جاتی رہے گی۔ اللہ اس کے اوپر محتاجی مسلط کر دیتا ہے۔ آپؐ نے محنت سے کمائی ہوئی روزی کی بہت فضیلت بیان کی ہے۔ اور بھیک مانگنے کی مذمت فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"قیامت کے دن سائل کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔"

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

"اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

ایک مرتبہ ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں ہو کر سوال کرنے لگا۔ آپؐ نے اس نے پوچھا "کیا تمھارے پاس کچھ ہے؟" اس نے ایک پیالہ پیش کیا آپؐ نے پیالہ دو درہم میں نیلام فرما دیا۔ اور فقیر سے کہا کہ ایک درہم کا راشن لے لو اور ایک درہم کی کلہاڑی جس سے لکڑیاں کاٹ کر بازار میں بیچا کرو۔ اس طرح کچھ ہی وقت میں اسکی حالت بہتر ہو گی۔

عملی زندگی سے تعلق: اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنی ضروریات خود پوری کرنی چاہیں اور کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے خود انسان کو نقصان پہنچتا ہے۔

Q. No. 2 e. سوال نمبر 2(ہ)

فعل معروف: فعل معروف سے مراد وہ فعل ہے جس میں فاعل معلوم ہو۔

مثالیں: جَآءَ طَارِقٌ (طارق آیا)

أَكَلَ خَالِدٌ طَعَامًا (خالد نے کھانا کھایا)

فعل مجہول: فعل مجہول سے مراد وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔

مثالیں: يُقْتَلُوْنَ (وہ قتل کیے جاتے ہیں۔)

رُزِقْنَا (ہم رزق دیے جاتے ہیں)

عفت وحیاء پر نوٹ

اللہ تعالیٰ نے پیدائش اور افزائشِ نسل کے لیے انسان میں حیوانی خواہشات اور نفسانی جذبات رکھ دیے ہیں۔ اس کی ہدایت کے لیے وحی اور پیغمبر بھیجے۔ جسم اور روح آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ دونوں کو مناسب توجہ دے کر ان کی مناسب پرورش کی جاتی ہے

عفت وحیاء کا مفہوم: جب کوئی شخص اس طرح کرتا ہے کہ نفسانی خواہشات کو عقل ودین کے ماتحت قابو میں رکھتا ہے تو اسے "عفت والا" کہا جاتا ہے۔ اور جب برے کاموں سے خوفِ خدا کے جذبے کے تحت گریز کرتا ہے تو وہ "حیاء دار" کہلاتا ہے۔

اسلام میں عفت وحیاء کی اہمیت: اسلام میں عفت وحیاء روحِ رواں اور جان کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپؐ کا ارشاد ہے

"ہر مذہب کے لیے کچھ نہ کچھ اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔"

اسلام میں عفت وحیاء کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک جگہ آپؐ نے فرمایا۔

"اذا لم تستحی فصنع ماشئت"

جب تو حیاء نہ کرے تو جو چاہے کر۔

عفت و حیاء کا تقاضہ: ایمان بندوں اور پروردگار کے درمیان ایک لطیف تعلق ہے۔ ایمان کا مطلب اللہ پر پختہ یقین کے ہیں۔ انسان کے اندر ایک ایسی قوت ہونی چاہیے جس کے تحت وہ برے کاموں سے پرہیز کرے۔ اس قوت کا نام عفت و حیاء ہے۔

حیاء کا فقدان: حیاء کا فقدان ایمان کے فقدان کی دلیل ہے۔ جب انسان میں عفت و حیاء ختم ہو جاتی ہے تو وہ ایک وحشی درندے کی مانند ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے اور اس طرح وہ اچھے جذبات کو روندتا ہے۔ وہ مخلوق خدا کو مصیبت میں دیکھتا ہے اور رحم نہیں کرتا۔

حیاء کے درجات: حکماء نے حیاء کے تین درجات بیان کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- احکام و امر الٰہی کی پابندی کرنا۔ نفسانی خواہشات پر قابو رکھنا۔ تنہائی میں موت کو یاد کرنا۔
- لوگوں کی ایذا رسانی سے بچنا۔
- تنہائی میں خود سے حیاء کرنا۔

اللہ سے حیاء: ایک موقع پر آپ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ سے پوری پوری حیاء کرو۔"

عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسان کی ہدایت کی خاطر بہت سارے انبیاء بھیجے۔ نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر حضرت محمدؐ تک پہنچا حضرت محمد اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اور ان کے بعد کوئی پیغمبر بھی نہ آئے گا۔ یہ عقیدہ "ختم نبوت" کہلاتا ہے

قرآن کی روشنی میں ختم نبوت کی وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کو کئی مرتبہ قرآن میں بیان کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے

"ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین"

"محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں"

(الاحزاب)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی"

"آج کے دن ہم نے تم پر تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت نبوت و رسالت کو تمام کر دیا"

احادیث کی روشنی میں ختم نبوت:

احادیث مبارکہ میں بھی ختم نبوت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"انا خاتم النبین لا نبی بعدی"

"میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

سرورِ دو عالم ختم نبوت کی وضاحت ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں کہ

"بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے جب ایک نبی مرتا تو اسکا جانشین دوسرا نبی ہوتا مگر میں آخری نبی ہوں میں بعد کوئی نبی نہیں"

انکے بعد پیدا ہونے والے فتنے سے آگاہ ہونے کے باعث آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"میری امت میں تیس کذاب (جھوٹے) پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

خلیفہ دوم حضرت عمرؓ سے متعلق ارشاد ہے۔

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطاب ہوتا"

فرض شناسی

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی ہر چیز انسان کے فائدے کی خاطر پیدا کی ہے۔ زمین سے اس کی خاطر بہت سی کھانے کی چیزیں پیدا کیں۔ سورج، چاند، ستاروں غرض دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت پر مامور کر دیا۔

باہمی اشتراک و تعاون: انسان فطری طور پر اپنے ہم جنسوں سے انس اور لگاؤ رکھتا ہے اور ان سے مل جل کر رہنے کا عادی ہے۔ اس لیے اس کو "مدنی الطبع" کہا جاتا ہے۔ انسان کی انفرادی صلاحیتیں محدود ہیں مگر ضروریات لا محدود۔ اس لیے اللہ نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ دوسروں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائے۔

فرض شناسی: اللہ نے جہاں انسان کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دوسروں سے فائدہ اٹھائے وہاں اس پر معاشرے کی طرف سے کچھ فرائض بھی عائد کیے ہیں۔ ان فرائض کو سمجھنا اور بطریقِ احسن پورا کرنا "فرض شناسی" کہلاتا ہے۔

انسان پر عائد حقوق: ایک انسان پر مندرجہ ذیل تین قسم کے فرائض عائد ہوتے ہیں

- حقوق اللہ • حقوق النفس
- حقوق العباد

حقوق اللہ: حقوق اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں۔ اللہ ہمارا خالق مالک اور رازق ہے۔ اس لیے اس کے حقوق بھی مقدم ہیں۔ حقوق اللہ کا تعلق جن حقوق سے ہے وہ "عبادات" ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

"ولقد خلقن الانس والجن الا لیعبدون"

"اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔"

حقوق النفس: انسان پر اپنے آپ سے متعلق بھی کچھ حقوق و فرائض عائد ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو برباد نہ کرے۔ اسلام انسانی خواہشات کا دشمن نہیں ہے بلکہ ہر خواہش کو جائز طریقے سے پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے

"ولنفسک علیکم حق"

"اور تمہارے نفس کا تم پر حق ہے۔"

حقوق العباد: ان حقوق کا تعلق افرادِ معاشرہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ رحیم ہے۔ وہ اپنے حقوق اگر چاہے تو معاف کر سکتا ہے۔ مگر بندے کا حق اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک وہ خود نہ کرے۔ حقوق العباد کو اس حد تک اہمیت حاصل ہے کہ اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو اور ایک اندھے آدمی کے کنواں میں گرنے کا خطرہ ہے تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ نماز توڑ کر اس شخص کی جان بچائے ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔